

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 16 جنوری 1959

دی ویسٹرن انڈیا تھیٹرز لمیٹڈ۔

بنام۔

کنٹونمنٹ بورڈ، پونا، کنٹونمنٹ

(ایس آر داس، چیف جسٹس، ایس کے داس، پی بی گیندر گڈکر، کے این وانجو اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

تفریحی ٹیکس۔ سنیماشو پر پابندی۔۔ جو ازیت۔ کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 (ایکٹ II، سال 1924)، دفعہ 60۔ بمبئی میونسپل بورو ایکٹ، 1925 (بمبئی XVIII، سال 1925)، دفعہ 73۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935، دفعہ 100، شیڈول VII، اندراج 50۔

اپیل کنندہ، ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی، پونہ چھاؤنی کے علاقے میں واقع دو سنیماشو، "ویسٹ اینڈ" اور "کیبیٹول" کا کرایہ دار تھا۔ 17 جون 1948 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے، بمبئی حکومت نے گورنر جنرل کونسل کی منظوری سے پونا کی چھاؤنی میں کچھ ٹیکس عائد کیے جن میں اپیل کنندہ کے سنیماشو پر 10 روپے فی شو دیگر اس پر 5 روپے فی شو کا تفریحی ٹیکس شامل ہے۔ اپیل کنندہ، جس نے احتجاج کے تحت ٹیکس ادا کیا، مقدمہ کیا، جس میں سے موجودہ اپیل اس اعلان کے لیے سامنے آئی کہ مدعا علیہ کی طرف سے مذکورہ ٹیکس کا نفاذ غیر قانونی تھا، اسے ٹیکس عائد کرنے سے روکنے والے حکم اتناعی دوامی کے لیے اور 45,802 روپے کی واپسی کے لیے، جو اپیل کنندہ کی طرف سے ٹیکس کے طور پر ادا کی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمہ منظور کر لیا لیکن عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی اپیل پر ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹ دیا اور کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 (II، سال 1924) کی دفعہ 60(1) کے تحت مقدمہ خارج کر دیا، جسے بمبئی میونسپل بورو ایکٹ، 1925 (بمبئی XVIII، سال 1925) کی دفعہ 73(xiv) کے ساتھ پڑھا گیا، مدعا علیہ کے پاس کوئی اور ٹیکس عائد کرنے کا اختیار تھا جو بمبئی صوبائی قانون سازی صوبے پر عائد کر سکتا تھا۔ اس لیے سوال یہ تھا کہ کیا بمبئی قانون سازی

کے پاس زیر بحث ٹیکس نافذ کرنے کا اختیار ہے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اگرچہ صوبائی قانون سازی کو بلاشبہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 100 کے تحت اختیار حاصل ہے، جسے شیڈول VII میں اندراج 50 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، "عیش و آرام پر ٹیکس، بشمول تفریح، مشاغل، شرط لگانے اور جوئے پر ٹیکس" کے حوالے سے قانون بنانے کے لیے، مذکورہ اندراج میں ان افراد پر ٹیکس عائد کرنے کے قانون پر غور کیا گیا ہے جو عیش و آرام، تفریح یا مشاغل سے لطف اندوز ہوتے ہیں نہ کہ ان افراد پر جو انہیں فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح کا ٹیکس، اگر مؤخر الذکر پر عائد کیا جاتا ہے تو وہ پیشے، تجارت یا دھندے پر ہوگا جیسا کہ مذکورہ شیڈول کے اندراج 46 میں تصور کیا گیا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 142A کے تحت سالانہ 100 روپے اور آئین کے آرٹیکل 276(2) کے تحت سالانہ 250 روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

قرار پایا گیا، کہ تنازعہ کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ قانون سازی کے اختیارات فراہم کرنے والے اندراج کی تشریح میں، استعمال شدہ الفاظ کو ان کے عام معنی کے مطابق وسیع تر ممکنہ تعمیر دی جانی چاہیے۔ لہذا، اندراج 50 کی تشریح میں، عیش و آرام، تفریح یا مشاغل کے دینے والے اور وصول کنندہ کے درمیان فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اور دونوں کو ٹیکس کے قابل ہونا چاہیے۔

نوین چندر مشتال بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی، [1955] I.S.C.R. 829، حوالہ دیا گیا۔

اگرچہ تفریحی ٹیکس کو اخراجات پر ٹیکس سمجھا جاتا تھا، لیکن اس بات کا کوئی وارنٹ نہیں تھا کہ اندراج 50 صرف عیش و آرام، تفریح یا مشاغل پر خرچ ہونے والے پیسوں پر ٹیکس پر غور کرتا ہے۔ اس کے خیال میں یہ معاملات تھے، نہ کہ دینے والا یا وصول کنندہ، قانون سازی کے حقیقی مقاصد کے طور پر۔

اعتراض شدہ ٹیکس کسی پیشے یا دھندے پر ٹیکس سے ممتاز تھا۔ یہ ایک ٹیکس تھا جو کسی حقیقی شو پر عائد کیا گیا تھا، نہ کہ کسی پیشے پر یا دھندے پر کہ آیا اس کی کوئی مشق تھی یا نہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 145، سال 1955۔

بمبئی عدالت عالیہ کے 10 فروری 1953 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل نمبر 742، سال 1951 میں اصل ڈگری سے، جو سینئر سول جج، پونا کی عدالت کے 31 جولائی 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے، خصوصی مقدمہ نمبر 89، سال 1950 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ ڈی بنا جی، آر اے گلگت اور جی گوپال کرشنن۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھارت کے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایچ این سنیل، ایچ جے امریکر اور آر ایچ

دھبر۔

16.1959 جنوری۔

عدالت کا فیصلہ داس، چیف جسٹس نے دیا۔

داس، چیف جسٹس۔ یہ 10 فروری 1953 کے بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری کی اپیل ہے، جس میں 31 جولائی 1951 کو سول جج کی عدالت، سینئر ڈویژن، پونا کے خصوصی مقدمہ نمبر 89، سال 1950 کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیا گیا ہے اور مدعا علیہ کے خلاف اپیل کنندہ کے مقدمے کو پورے اخراجات کے ساتھ خارج کیا گیا ہے۔ یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی فٹنس سرٹیفکیٹ کے تحت دائر کی گئی ہے۔

اس اپیل تک پہنچنے والے حقائق جلد ہی بیان کیے جاسکتے ہیں۔ اپیل کنندہ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو بھارتیہ کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت تصدیق شدہ ہے۔ یہ پونہ چھاؤنی کے علاقے کی حدود میں واقع دو سینما گھروں کا کرایہ دار ہے جسے بالترتیب "ویسٹ اینڈ" اور "کلیبیٹول" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ مذکورہ دو گھروں میں غیر ملکی اور بھارتیہ دونوں سینما ٹوگراف فلموں کی نمائش کرتا ہے۔

20 مارچ 1947 کو مدعا علیہ کی طرف سے ایک نوٹس جاری کیا گیا جس کے تحت، کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 (II، سال 1924) کی دفعہ 60 کے ذریعے اسے دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مدعا علیہ نے مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ، 17 جون 1918 کو جنرل ڈپارٹمنٹ نمبر 4160 میں حکومت بمبئی کے نوٹیفکیشن میں کچھ ترامیم کرنے کی تجویز پیش کی، اور مطلع کیا کہ ترامیم کے مسودے پر مدعا علیہ 21 اپریل 1947 کو یا اس کے بعد غور کرے گا، اور اس نوٹس کی اشاعت سے 30 دن کے اندر تحریری طور پر اعتراض طلب کیا۔ ترامیم میں سے ایک آئٹم مندرجہ ذیل تھا:-

"(ii) تفریح پر V-ٹیکس

5-0-0 روپے فی شو

1. سینما، ٹاکیزیا

10-0-0 روپے فی شو

ڈرامے

2-0-0 روپے فی شو

2. سرکس

3- گھوڑوں کی دوڑ 100-0-0 روپے دوڑ کے فی دن
 . تفریحی پارک 20-0-0 روپے فی دن
 مندرجہ ذیل طور پر فراہم کی گئی:-

1- مذکورہ ٹیکس ویسٹ اینڈ اور کیسیٹول ٹائیز کے معاملے میں فی شو 0-0-10 روپے کی شرح سے اور دیگر معاملات میں فی شو 0-0-5 روپے کی شرح سے عائد کیا جائے گا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سینیما ٹو گراف ایگزیکٹو بیورو ایسوسی ایشن آف انڈیا نے تجاویز پر کچھ اعتراضات پیش کیے۔ کنٹونمنٹ ایگزیکٹو آفیسر، پونا نے 8 جولائی 1947 کو اپنے خط کے ذریعے سینیما ٹو گراف ایگزیکٹو بیورو ایسوسی ایشن آف انڈیا کے سکریٹری کو مطلع کیا کہ مؤخر الذکر کا خط مدعا علیہ کی تجاویز کے ساتھ اصل میں حکومت ہند کو پیش کیا گیا تھا اور سینما گھروں پر تفریحی ٹیکس کے نفاذ کی منظوری حکومت ہند نے دی تھی، محکمہ دفاع کا نوٹیفکیشن نمبر 1463 مورخہ 7 مئی 1947-17 جون 1948 کو حکومت بمبئی کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس کے مطابق مارجن پر نوٹ کیے گئے حکومت کے نوٹیفکیشن اور اسی موضوع پر دیگر تمام نوٹیفکیشن کی جگہ گورنر کونسل، گورنر جنرل کونسل کی سابقہ منظوری کے ساتھ 15 جولائی 1948 سے پونہ کی چھاؤنی میں کچھ ٹیکس عائد کرنے پر راضی تھی۔ اس طرح لگائے گئے ٹیکسوں میں سے ایک درج ذیل تھا:-

"تفریح پر V ٹیکس۔"

1- سنیماء، ٹاکیاں یا ڈرامے	10-0-0 روپے فی شو
ویسٹ اینڈ اور کیپیٹول کے معاملے میں	
دوسرے معاملات	5-0-0 روپے فی شو
2- سرکس	2-0-0 روپے فی شو
3- گھوڑوں کی دوڑ	100-0-0 روپے دوڑ کے فی دن
4. تفریحی پارک	20-0-0 روپے فی دن

اپیل کنندہ نے احتجاج کے تحت ٹیکس ادا کیا اور 19 اپریل 1950 کو یا اس کے آس پاس مدعا علیہ کے خلاف سول جج، سینئر ڈویژن، پونا کی عدالت میں ایک مقدمہ (مقدمہ نمبر 89، سال 1950 ہونے کے ناطے) دائر کیا تاکہ یہ اعلان کیا جاسکے کہ مدعا علیہ کی طرف سے مذکورہ ٹیکس کا عائد، نفاذ یا وصولی غیر قانونی اور غلط تھی، ایک حکم امتناعی دوائی کے لیے جس میں مدعا علیہ کو مذکورہ ٹیکس عائد کرنے، جمع کرنے یا وصول کرنے سے روکا گیا تھا، 0-0-45,802 روپے کی رقم کی واپسی کے لیے اپیل کنندہ سے وصول کردہ ٹیکس کی کل رقم ہے، اخراجات اور فیصلے پر سود کے لیے۔ 31 جولائی 1951 کے اپنے فیصلے کے ذریعے ٹرائل کورٹ نے مقدمے کو مکمل طور پر منظور کر لیا۔ مدعا علیہ نے مذکورہ فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کو ترجیح دی اور ٹرائل کورٹ کی ڈگری اور عدالت عالیہ نے اپنے 10 فروری 1953 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے اپیل کی اجازت دی اور اپیل کنندہ کے مقدمے کو پورے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو اس عدالت میں اپیل کے لیے فننس کا سرٹیفکیٹ دے دیا اور اس لیے یہ حتمی اپیل مذکورہ ٹیکس کے جواز پر سوال اٹھاتی ہے۔

اس اپیل کے لیے ہر وقت مواد مدعا علیہ کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 (ایکٹ II، سال 1924) کے زیر انتظام تھا۔ اس ایکٹ کی دفعہ 60 مندرجہ ذیل ہے:

"60(1) بورڈ، مقامی حکومت کی سابقہ صفائی کے ساتھ، کسی بھی چھاؤنی میں کوئی ایسا ٹیکس عائد کر سکتا ہے جو، فی الحال نافذ کسی قانون کے تحت، صوبے کی کسی بھی میونسپلٹی میں عائد کیا جاسکتا ہے جہاں چھاؤنی واقع ہے۔

(2) اس دفعہ کے تحت عائد کوئی بھی ٹیکس سرکاری گزٹ میں اس کے نوٹیفیکیشن کی تاریخ سے نافذ

ہوگا۔"

وہ قانون جس کے تحت کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 کی منظوری کی تاریخ کے فوراً بعد، صوبہ بمبئی میں میونسپل بوروز کے ذریعے ٹیکس عائد کیا جاسکتا تھا، بمبئی میونسپل بوروز ایکٹ، 1925 (بمبئی XVIII، سال 1925) تھا۔ لہذا کنٹونمنٹ ایکٹ کی توضیحات کے تحت ٹیکس عائد کرنے اور وصول کرنے کے مدعا علیہ کے اختیارات بمبئی میونسپل بوروز ایکٹ، 1925 کے تحت بورو میونسپلیٹیوں کے اختیارات کے ساتھ مل کر تھے۔ آخری ذکر کردہ ایکٹ کے دفعہ 73 میں ان ٹیکسوں کی وضاحت کی گئی ہے جو میونسپلیٹی ذریعے عائد کیے جاسکتے ہیں۔ اس کی موجودہ موافقت سے پہلے اس کے متعلقہ حصے مندرجہ ذیل تھے:

"کسی بھی عام یا خصوصی حکم کے تابع جو صوبائی حکومت اس سلسلے میں دے سکتی ہے اور دفعہ 75 اور 76 کی توضیحات کے تابع، میونسپلیٹی اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے درج ذیل میں سے کوئی بھی ٹیکس عائد کر سکتی ہے، یعنی:-

.....

(xiv) کوئی دوسرا ٹیکس (موٹر گاڑیوں اور ٹریلوں پر ٹول نہ ہونا، سوائے بمبئی موٹرو سیکلز ٹیکس ایکٹ 1935 کے دفعہ 14 کے فراہم کردہ) جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت صوبائی قانون سازی کو صوبے میں نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ "سوال یہ ہے کہ کیا بمبئی کی صوبائی قانون سازی کے پاس وہ ٹیکس عائد کرنے کا اختیار تھا جو اس اپیل میں زیر غور ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 100 کے تحت جسے شیڈول VII میں اندراج 50 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، صوبائی قانون سازی کو "عیش و آرام پر ٹیکس، بشمول تفریح، مشاغل، شرط لگانے اور جوئے پر ٹیکس" کے حوالے سے قانون بنانے کا اختیار حاصل تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ اعتراض شدہ ٹیکس اس اندراج میں بالکل شامل نہیں ہے۔ ان کے مطابق یہ اندراج ان افراد پر ٹیکس عائد کرنے والے قانون پر غور کرتا ہے جو عیش و آرام یا تفریح یا مشاغل حاصل کرتے ہیں یا ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس لیے اس اندراج کے تحت آنے والے معاملات کے حوالے سے بنایا گیا کوئی قانون ان افراد پر ٹیکس عائد نہیں کر سکتا جو عیش و آرام، تفریح یا مشاغل فراہم کرتے ہیں، کیونکہ آخری ذکر کردہ افراد خود عیش و آرام یا تفریح یا مشاغل حاصل نہیں کرتے یا ان سے لطف اندوز نہیں ہوتے ہیں، بلکہ صرف اپنے پیشے، تجارت یا

تفریح کو جاری رکھتے ہیں۔ فاضل وکیل زور دیتے ہیں کہ اعتراض شدہ قانون واقعی اندراج 46 میں بیان کردہ معاملات کے حوالے سے ایک ہے، یعنی پیشوں، تجارتوں، دھندوں اور ملازمتوں پر ٹیکس اور اس لیے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 142A کے تحت سالانہ 100 روپے اور آئین کے آرٹیکل 276 (2) کے تحت سالانہ 250 روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اس دلیل کو درست طور پر قبول کرنے سے قاصر ہیں۔

جیسا کہ اس عدالت نے نوین چندر مفتال بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی (1) میں نشاندہی کی ہے، اس میں مذکور کچھ سابقہ فیصلوں کے بعد، قانون سازی کی فہرست میں اندراجات کو تنگ یا محدود معنوں میں نہیں پڑھا جانا چاہیے اور یہ کہ ہر عام لفظ کو تمام معاون یا ضمنی معاملات تک بڑھایا جانا چاہیے جو اس میں منصفانہ اور معقول طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ بھی قبول کیا گیا ہے کہ قانون سازی کے اختیارات فراہم کرنے والے اس طرح کے اندراج کی تشریح میں ان کے عام معنی کے مطابق وسیع تر ممکنہ تعمیر کو اس میں استعمال ہونے والے الفاظ پر رکھا جانا چاہیے۔ تشریح کے اس اچھی طرح سے قائم اصول کے پیش نظر، اندراج 50 میں "عیش و آرام یا تفریح یا مشاغل پر ٹیکس" کے الفاظ کو ایک محدود معنی کے طور پر سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ہے تاکہ اس کے تحت بنائے جانے والے قانون کے عمل کو صرف عیش و آرام، تفریح یا مشاغل حاصل کرنے والے افراد پر ٹیکس تک محدود رکھا جاسکے۔ اندراج میں عیش و آرام، تفریح اور مشاغل کو ان اشیاء کے طور پر پیش کیا گیا ہے جن پر ٹیکس عائد کیا جانا ہے۔ اگر الفاظ کو اس طرح ماننا ہے، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں ماننا چاہیے، تو عیش و آرام، تفریح، یا مشاغل کے دینے والے اور وصول کنندہ کے درمیان فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اور دونوں کو مساوی ملکیت کے ساتھ ٹیکس کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ماہرین اقتصادیات تفریحی ٹیکس کو اخراجات پر ٹیکس سمجھتے ہیں اور درحقیقت، جب ٹیکس تفریح کے وصول کنندہ پر عائد کیا جاتا ہے، تو یہ اخراجات پر ٹیکس بن جاتا ہے، لیکن اس بات کا کوئی وارنٹ نہیں ہے کہ اندراج 50 صرف عیش و آرام، تفریح یا مشاغل پر خرچ ہونے والے پیسوں پر ٹیکس پر غور کرتا ہے۔ اندراج، جیسا کہ ہم نے کہا ہے، ان معاملات کے حوالے سے ایک قانون پر غور کرتا ہے جسے اعتراض سمجھا جاتا ہے اور ایک ایسا قانون جو تفریح کے عمل پر ٹیکس عائد کرتا ہے، اندراج کے اندر ہے چاہے وہ اس تفریح کے دینے والے یا وصول کنندہ پر پڑے۔ نہ ہی اعتراض شدہ ٹیکس کسی تجارت یا دھندے کو جاری رکھنے کے مراعات کے لیے عائد کیا گیا ٹیکس ہے۔ یہ ایک ٹیکس ہے جو ہر شو پر عائد کیا جاتا ہے، یعنی، مخصوص تجارت، دھندے یا ملازمت کی مشق کی ہر مثال پر۔ اگر کوئی شو نہیں ہے تو کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ایک وکیل کو لائسنس لینے کے لیے ٹیکس یا فیس ادا کرنی پڑتی ہے اس سے قطع نظر کہ وہ اصل میں پریکٹس کرتا ہے یا نہیں۔ یہ ٹیکس پیشہ کو استعمال کرنے

کا حق حاصل کرنے کے مراعات کے لیے ایک ٹیکس ہے اگر اور جب لائسنس لینے والا شخص ایسا کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ اعتراض شدہ ٹیکس تفریح کے عمل پر ایک ٹیکس ہے جس کے نتیجے میں ایک شو ہوتا ہے۔ لہذا، ہماری رائے میں، دفعہ 73 اندراج 50 میں مذکور معاملات کے حوالے سے ایک قانون ہے اور اندراج 46 میں نہیں اور بمبئی قانون سازی کو اس قانون کو نافذ کرنے کا کافی اختیار حاصل تھا۔

ہمارے سامنے زور دیا گیا واحد دوسرا نقطہ یہ ہے کہ یہ نوٹیفکیشن ہمارے آئین کی مساوی تحفظ کی شق کی خلاف ورزی ہے جس میں اس نے اپیل کنندہ کے سنیما گھروں کو امتیازی سلوک کے لیے 10 روپے فی شو کی شرح سے ٹیکس لگا کر منتخب کیا ہے، جبکہ دوسرے سنیما گھروں پر صرف 5 روپے فی شو کا ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ ہمارے آئین کے آرٹیکل 14 کی توضیحات کے معنی، دائرہ کار اور اثر کو اس عدالت نے بدھان چودھری بمقابلہ ریاست بہار⁽¹⁾ اور شری رام کرشن دالمیا بمقابلہ شری جسٹس ایس آر ٹنڈو لکر⁽²⁾ میں مکمل طور پر نمٹا، تجزیہ اور متعین کیا ہے۔ تاہم، ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی مسئلہ نہیں اٹھایا گیا تھا اور اپیل کنندہ کی طرف سے ٹرائل کورٹ کے سامنے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کے سنیما گھروں کی طرح دیگر سنیما گھر بھی موجود تھے۔ یہ غیر معقول یا نامناسب نہیں ہو سکتا ہے اگر کسی سنیما گھر کی طرف سے دیئے گئے شو پر زیادہ ٹیکس عائد کیا جائے جس میں بیٹھنے کی بڑی گنجائش ہو اور یہ فیشن یا مصروف علاقوں میں واقع ہو جہاں زائرین کی تعداد زیادہ ہو اور زیادہ متمول حالات میں ہو، اس ٹیکس سے جو کم رہائش والے چھوٹے سنیما گھروں میں دیئے جانے والے شو پر عائد کیا جاسکتا ہے اور کچھ علاقوں میں جہاں زائرین کی تعداد کم ہو یا مالی طور پر کم متمول حالات میں واقع ہو، ان حالات میں دونوں کو اسی طرح کے حالات میں نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم، ایسا کوئی مواد موجود نہیں تھا جس پر ٹرائل کورٹ فیصلہ کر سکے یا اب ہم اس فیصلے پر پہنچ سکتے ہیں کہ آیا اس کیس کے حقائق اور حالات میں کوئی حقیقی امتیازی سلوک ہوا تھا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اپیل کنندہ مستقبل کی کسی کارروائی میں یہ ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرے کہ اسی طرح کے دیگر سنیما گھرانے موجود ہیں اور یہ کہ اپیل کنندہ پر زیادہ ٹیکس کا نفاذ امتیازی ہے جس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہتے ہیں۔ لیکن ہمیں صرف اتنا کہنے کی ضرورت ہے کہ اس مقدمے میں اپیل کنندہ نے اس ذمہ داری کو نہیں نبھایا ہے جو اس پر تھی اور ریکارڈ پر موجود مواد پر، ہمارے لیے اس معاملے میں یہ ماننا ممکن ہے کہ حقیقت میں کوئی امتیازی سلوک ہوا ہے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کیا جانا چاہیے۔

اپیل خارج کر دی گئی